طلاق
کے
کچھ اسباب

Here after
The Knowledge

نکاح اور طلاق

طلاق کے کچھ اسباب

طلاق کے اسباب بہت ہیں جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں :

خاوند اور بیوی کے درمیان عدم موافقت، وہ اس طرح کہ کسی ایک کی طرف سے دوسرے کے لیے محبت نہ ہو، یا پھر دونوں ہی ایک دوسرے سے محبت نہ کریں۔

لَمْ يُرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ

دو محبت کرنے والوں کے درمیان نکاح سے بہتر چیز کوئی نہیں۔

(ابن ماجه **حاكم**) عن ابن عباس .قال الشيخ الألباني : (صحيح) انظر حديث رقم : **5200** في صحيح الجامع

نبی نے فرمایا:

خِيَارُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِه

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی گھر والوں کے لئے بہتر ہو۔

(طبرانى) عن أبي كبشة . قال الشيخ الألباني : (صحيح) انظر حديث رقم : **3266** في صحيح الجامع

عورت کا بداخلاق ہونا، یا پھر نیکی اور بھلائی کے کاموں میں خاوند کی سمع واطاعت نہ کرنا۔

عید کے موقع پر عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے:

فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ ذَلِكَ يَا رسول قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ

اللہ کے رسول نے کہا: اے عورتوں کی جماعت تم صدقہ کیا کرو اس لئے کہ میں نے تم کو جہنم میں سب سے زیادہ دیکھا ہے۔ عورتوں نے کہا: کس وجہ سے؟ اے اللہ کے رسول: فرمایا: تم لعن طعن بہت زیادہ کرتی ہو اور شوہروں کی نافرمانی کرتی ہو۔

[بخاری: ۱۴۶۲]

خاوند کا بداخلاق ہونا اور عورت پر ظلم وزیادتی اور ناانصافی کرنا، اور بیوی کے حقوق کی ادائیگی نہ کرسکنا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– قَالَ « اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: تم ظلم سے بچو اس لئے کہ ظلم قیامت کی تاریکیوں سے ہے۔

[مسلم: ۶۷۴۱]

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا

اور ان کے ساتھ اچھی طرح رہو سہوا اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور خدا اس میں بہت سی بھلائی پیدا کردے۔ (4:نساء)

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ –صلى الله عليه وسلم– قَالَ « مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَىْءٍ فِى الضِّلَعِ أَعْلاَهُ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا ».

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی نے فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ جب کوئی امر پیش آئے تو اچھی بات کہے یا چپ رہے اور عورتوں سے خیر خواہی کرو، اس لئے کہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی میں اونچی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے۔ پھر اگر تو اسے سیدھا کرنے لگا تو توڑ دے گا اور اگر یوں ہی چھوڑ دیا تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی، عورتوں کی خیر خواہی کرو۔

صحیح مسلم ــ مشکول و موافق للمطبوع - (4 / 178)

دونوں میں سے کسی ایک کا معصیت وگناہ میں مبتلا ہونا یا پھر دونوں ہی گناہ میں ملوث ہوں، جس کی بنا پر ان کے حالات بگڑ جائیں، جس کے نتیجے میں طلاق ہو جائے۔ مثلا خاوند نشہ کا عادی ہو یا پھر سگرٹ نوش، یا بیوی نشہ کرتی ہو اور سگرٹ نوش ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پاسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ (المائدہ: 90)

- بیوی اور ساس سسر یا پھر ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بہو کے معاملات خراب ہوں، اور وہ ان کے معاملہ میں کوئی حکمت بھری سیاست نہ کر سکے۔

اللہ کے رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

وَمَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ شَيْءٌ أَصَابَكَ مِنْ رِيحِهِ ...

نیک ساتھی کی مثال عطر فروش کی مانند ہے اگر تمہیں اس سے کوئی چیز نہیں ملے گی تو [کم سے کم] تمہیں اس کی خوشبو ہی ملے گی۔۔۔

(د ك) عن أنس. (صحيح) رقم: **5828** في صحيح الجامع.

ونحوه في الصحيحين (ق) عن أبي موسى. (صحيح) رقم: **2368** في صحيح الجامع.

لَا تُصَاحِبْ إِلاَّ مُؤْمِناً وَ لاَ يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ

تم صرف مومن ہی سے دوستی کرو اور تمہارا کھانا صرف متقی ہی کھائے۔

(حم د ت حب ك) عن أبي سعيد . قال الشيخ الألباني : (حسن) انظر حديث رقم : 7341 في صحيح الجامع

بیوی کا خاوند کے لیے صاف ستھرا اور بن سنور کر نہ رہنا اور اچھا لباس اور خوشبو استعمال نہ کرنا، اسی طرح اچھی اور محبت بھری کلام نہ کرنا، ہشاش بشاش چہرے سے نہ ملنا وغیرہ۔ واللہ اعلم .

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رسول اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– فِى غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ « أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلاً – أَىْ عِشَاءً – كَىْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ »

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے، جب ہم مدینہ لوٹے تو ہم [اپنے گھروں میں] داخل ہونے کے لئے تیار ہوگئے تو اللہ کے رسول نے کہا: ٹھہرو، ہم رات کے وقت جائیں گے تاکہ پراگندہ بال والی کنگھی کرلے اور مغیبہ لوہے کا استعمال کرلے [یعنی جس عورت کا شوہر غائب تھا وہ زیر ناف وغیرہ صاف کرلے]۔
صحیح مسلم۔ مشکول و موافق للمطبوع۔ (6 / 55)

(٦) دینی علم کی کمی

عن شقيق قال : جاء رجل يقال له : أبو حريز فقال : إني تزوجت جارية شابة [بكرا] وإني أخاف أن تفركني فقال عبد الله (يعني ابن مسعود (إن الإلف من الله والفرك من الشيطان يريد أن يكره إليكم ما أحل الله لكم فإذا أتتك فأمرها أن تصلي وراءك ركعتين .

شقیق کہتے ہیں کہ ایک شخص جسے ابو حریز کہا جاتا تھا آیا اور اس نے کہا: میری ایک باکرہ جوان لڑکی سے شادی ہوئی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے ناپسند نہ کرتی ہو تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا: بیشک الفت و محبت اللہ کی طرف سے ہے اور ناراضگی شیطان کی طرف سے وہ چاہتا ہے کہ اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو تمہارے لئے ناپسند بنائے لہذا جب تم اس کے پاس جانا تو اسے حکم دینا کہ وہ تمہارے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے۔

عن عبد الله بن مسعود أن النبي صلى الله عليه و سلم قال :

" إذا دخلت المرأة على زوجها يقوم الرجل فتقوم من خلفه فيصليان ركعتين ويقول :

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ أَهْلِي وَبَارِكْ لِأَهْلِي فِيَّ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُمْ مِنِّي وَارْزُقْنِي مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا مَا جَمَعْتَ فِي خَيْرٍ وَفَرِّقْ بَيْنَنَا إِذَا فَرَّقْتَ فِي خَيْرٍ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی نے فرمایا:

جب عورت اپنے شوہر کے پاس جائے اور آدمی کھڑا ہو اور وہ عورت اس کے پیچھے کھڑی ہو لہذا وہ دونوں دو رکعت ادا کریں۔ پھر کہے: اے اللہ میری بیوی میں مجھے برکت دے اور میری بیوی کو مجھ میں برکت دے، اے اللہ ان کو مجھ سے فائدہ دے اور مجھے فائدہ دے ان سے، اے اللہ ہمارے درمیان بھلائی میں جمع کر اور جب جدا کرنا تو بھلائی اور خیر کی بنیاد پر جدا کرنا۔

[طبرانی اوسط] [آداب الزفاف: 24]

(٧) آپسی حقوق کی عدم ادائیگی

وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا

اور تم خواکتنا ہی چاہو عورتوں میں ہر گز برابری نہیں کر سکو گے تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک ہی کی طرف ڈھل جاؤاور دوسری کو (ایسی حالت میں) چھوڑ دو کہ گویا ادھر ہوا میں لٹک رہی ہے اور اگر آپس میں موافقت کرلو اور پرہیزگاری کرو تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔[نساء:۱۲۹]

فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ

سلمان رضی اللہ عنہ نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمہارے رب کا تم پر حق ہے، تمہارے نفس کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے لہٰذا ہر حق والے کو اس کا حق دو، جب وہ نبی کے پاس آئے اور نبی سے اس کا ذکر کیا، نبی نے فرمایا: سلمان نے سچ کہا۔

(بخاری: کتاب الادب: مہمان کے لئے کھانا بنانے اور اس کی ضیافت کا بیان)

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رسول اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- « إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلاَئِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ ».

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا:
جب آدمی اپنی عورت کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے اور وہ اس سے ناراض ہو کر رات گذارے تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔
- " إذا دعا الرجل امرأته فلتجب و إن كانت على ظهر قتب "

جب شوہر اپنی بیوی کو بلائے تو اسے آنا چاہیئے خواہ وہ تنور پر ہو۔ السلسلة الصحيحة المجلدات الكاملة 1-9 - (3 / 277)1203

ناجائز حاکمیت

إذا أراد الله بأهل بيت خيرا أدخل عليهم الرفق .

جب اللہ کسی گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان پر نرمی کو داخل کر دیتا ہے۔

(حم تخ هب) عن عائشة (البزار) عن جابر .تحقيق الألباني:(صحيح) انظر حديث رقم : **303** في صحيح الجامع .

توکل کی کمی

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو۔ اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔ خدا اپنے کام کو (جو وہ کرنا چاہتا ہے) پورا کر دیتا ہے۔ خدا نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے (سورہ طلاق: 3)

دنیا سے ناجائز محبت

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (6:32)

اور دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور مشغولہ ہے۔اور بہت اچھا گھر تو آخرت کا گھر ہے (یعنی) ان کے لئے جو (خدا سے) ڈرتے ہیں۔کیا تم سمجھتے نہیں
[الانعام:32]

(۱) انتخاب میں غلطی

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ –صلى الله عليه وسلم– قَالَ « تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ ».

اللہ کے رسول نے فرمایا: ایک عورت سے چار چیزوں کی بنیاد پر نکاح کیا جاتا ہے،اس کے مال یا حسب و نسب یا خوبصورتی کی وجہ سے یا دین کی وجہ سے۔لہٰذا تم دین والی کو ترجیح دو، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ [مسلم: باب استحباب نکاح ذات الدین]

مال کی کمی

لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ ۖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا

صاحب وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیئے۔اور جس کے رزق میں تنگی ہو وہ جتنا خدا نے اس کو دیا ہے اس کے موافق خرچ کرے۔ خدا کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی کے مطابق جو اس کو دیا ہے۔اور خدا عنقریب تنگی کے بعد کشائش بخشے گا (طلاق: 7)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا :

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ

تحقیق کہ کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا اور اسے بقدرِ کفایت روزی دی گئ اور اللہ جو کچھ اسے دے اس میں قناعت کرے۔
(مسلم :الزکاۃ : ۱۰۵۴، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ)

(۲) ذمہ داری کا عدم اہتمام

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْأَمِيرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی نے فرمایا: تم میں کا ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جانے والا ہے، امیر بھی نگہبان ہے، آدمی اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر نگہبان ہے لہٰذا تم میں کا ہر ایک نگہبان ہے اور تم مِں سے ہر ایک کی نگہبانی سے متعلق سوال کیا جانے والا ہے۔ [بخاری: ۴۸۰۱، کتاب النکاح: المراۃ راعیۃ فی بیت زوجھا]

آسیبی تکالیف

عن اَبُى السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِىِّ فِى بَيْتِهِ قَالَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّى فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَقْضِىَ صَلاَتَهُ فَسَمِعْتُ تَحْرِيكًا فِى عَرَاجِينَ فِى نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لأَقْتُلَهَا فَأَشَارَ إِلَىَّ أَنِ اجْلِسْ. فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِى الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ. قَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ – قَالَ – فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– « خُذْ عَلَيْكَ سِلاَحَكَ فَإِنِّى أَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ ». فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلاَحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَأَهْوَى إِلَيْهَا الرُّمْحَ لِيَطْعُنَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِى أَخْرَجَنِى. فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِى الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرَى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتَى قَالَ فَجِئْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَقُلْنَا ادْعُ اللَّهَ يُحْيِيهِ لَنَا. فَقَالَ « اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ». ثُمَّ قَالَ « إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ».

ابوسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ سے روایت ہے کہ وہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر گئے۔ ابوسائب نے کہا کہ میں نے ان کو نماز میں پایا تو بیٹھ گیا۔ میں نماز پڑھ چکنے کا منتظر تھا کہ اتنے میں ان لکڑیوں میں کچھ حرکت کی آواز آئی جو گھر کے کونے میں رکھی تھیں۔ میں نے ادھر دیکھا تو ایک سانپ تھا۔ میں اس کے مارنے کو دوڑا تو سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جا۔ میں بیٹھ گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے ایک کوٹھری دکھاتے ہوئے پوچھا کہ یہ کوٹھری دیکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں، انہوں نے کہا کہ اس میں ہم لوگوں میں سے ایک جوان رہتا تھا، جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق کی طرف نکلے۔ وہ جوان دوپہر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر گھر آیا کرتا تھا۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہتھیار لے کر جا کیونکہ مجھے بنی قریظہ کا ڈر ہے (جنہوں نے دغا بازی کی تھی اور موقع دیکھ کر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے) ۔اس شخص نے اپنے ہتھیار لے لئے۔ جب اپنے گھر پر پہنچا تو اس نے اپنی بیوی کو دیکھا کہ دروازے کے دونوں پٹوں کے درمیان کھڑی ہے۔ اس نے غیرت سے اپنا نیزہ اسے مارنے کو اٹھایا تو عورت نے کہا کہ اپنا نیزہ سنبھال اور اندر جا کر دیکھ تو معلوم ہو گا کہ میں کیوں نکلی ہوں۔ وہ جوان اندر گیا تو دیکھا کہ ایک بڑا سانپ کنڈلی مارے ہوئے بچھونے پر بیٹھا ہے۔ جوان نے اس پر نیزہ اٹھایا اور اسے نیزہ میں پرو لیا، پھر نکلا اور نیزہ گھر میں گاڑ دیا۔ وہ سانپ اس پر لوٹا اس کے بعد ہم نہیں جانتے کہ سانپ پہلے مرا یا جوان پہلے شہید ہوا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سارا قصہ بیان کیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس جوان کو پھر جلا دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ساتھی کے لئے بخشش کی دعا کرو۔ پھر فرمایا کہ مدینہ میں جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں، پھر اگر تم سانپوں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خبر دار کرو، اگر تین دن کے بعد بھی نہ نکلیں تو ان کو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہیں (یعنی کافر جن ہیں یا شریر سانپ ہیں) ۔

[صحیح مسلم: سانپ وغیرہ کے متعلق: باب: گھر میں رہنے والے سانپوں کو تین بار خبر دار کرو۔]

(۴) حقوق کی عدم معرفت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لو كنت آمرا أحدا أن يسجد لغير الله لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها و الذي نفس محمد بيده لا تؤدي المرأة حق ربها حتى تؤدي حق زوجها كله حتى لو سألها نفسها و هي على قتب لم تمنعه

اگر میں کسی کو اللہ کے علاوہ سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے عورت اپنے رب کا حق اس وقت تک پورا نہیں کر سکتی یہاں تک کہ وہ اپنے شوہر کا مکمل حق ادا کرے اور جب اس کا شوہر اسے بلائے تو وہ اسے منع نہ کرے گرچہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔

(حم هـ حب) عن عبدالله بن أبي أوفى .

قال الشيخ الألباني : (حسن) انظر حديث رقم : **5295** في صحيح الجامع

(۵) ایمان و عمل کی کمزوری:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے عنقریب رحمٰن ان کے لئے محبت کرنے والے بنادے گا۔ **(مریم۱۹ :۹۶)**

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

يَقُولُ اللّٰہُ تَعَالَى :

إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ العَبدَ نَادَى جِبرِيلَ

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحبِبهُ فَيُحِبُّهُ جِبرِيلُ

فَیُنَادِی جِبرِیلُ فِی أَہلِ السَّمَاءِ

إِنَّ اللَّہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوہُ فَیُحِبُّہُ أَہلُ السَّمَاءِ

ثُمَّ یُوضَعُ لَہُ القَبُولُ فِی الأَرضِ

اللہ تعالی فرماتا ہے: جب اللہ بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور کہتا ہے بیشک اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تو تم بھی اس سے محبت کرو، تو جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں، اور جبرئیل علیہ السلام آسمان والوں میں آواز لگاتے ہیں بیشک اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تو تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اس کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

(بخاری : بدء الخلق : ۳۲۰۹، مسلم : البر والصلۃ والآداب : ۴۷۲۲)

شکوک و شبہات کا ہونا